دل کی بات

منظر بدل رہا ہے

نومبر کے آخری عشرے میں پیپلز پارٹی کے رہنما جناب آصف علی زرداری آٹھ سالہ قید کے بعد رہا کر دیئے گئے۔اس واقعہ نے ملک کی منجمد سیاسی فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا ہے۔الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر زرداری صاحب کی رہائی پر مخالف وموافق تجزیوں اور تبصروں کی بھرمار ہے۔اسے حکومت کے ساتھ پیپلز پارٹی کی ڈیل بھی قرار دیا جا رہا ہے اور زرداری صاحب کی استقامت کا نتیجہ بھی۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ عنقریب یوسف رضا گیلانی اور دیگر سیاسی اسیر بھی رہا ہونے والے ہیں۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کونسی بات درست ہے لیکن قرائن یہی بتا رہے ہیں کہ ''منظر بدل رہا ہے''۔اس سلسلے میں وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد کے بیان نے ہماری رائے کو بہت تقویت دی ہے۔انہوں نے فرمایا ہے کہ ''زرداری کی رہائی نہیں' بے نظیر کی واپسی بڑی خبر ہوگی۔حکومت کے سب سے رابطے ہیں۔''

وزیراعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی کا کہنا ہے کہ: ''بہت جلد ملک میں خوشگوار سیاسی تبدیلی آنے والی ہے جو ملک وقوم کے لیے بڑی خوش خبری ہوگی۔'' اور جناب آصف علی زرداری نے رہا ہوتے ہی فرمایا کہ ''اب لاہور میں بھی بلاول ہاؤس بنے گا اور ۲۰۰۵ء الیکشن کا سال ہوگا۔'' یہ بیانات اس راز کا پتا دیتے ہیں کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔

اس وقت پرویز بادشاہ جس قسم کے سیاسی پتے کھیل رہے ہیں' وہ اُن کے دانے ختم ہونے اور زوال آشنا ہونے کا پتا دیتے ہیں۔میدان لگ رہا ہے، تماش بین جمع ہو رہے ہیں اور اداکار بھی سٹیج پر جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔عالمی سامراج جس ایجنڈے کی تکمیل سول حکمرانوں سے نہ کرا سکا' وہ فوجی حکمرانوں نے مکمل کر دیا۔حالیہ امریکی انتخابات میں کروسیڈی بش کی دوبارہ جیت کے بعد امریکی پالیسیوں میں تبدیلی کے آثار بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔شاید پرویز بادشاہ اب امریکہ کی ضرورت نہیں رہے اور ان کے کیے ہوئے اقدامات کو اب آئندہ آنے والی جمہوری حکومت آئینی وقانونی تحفظ فراہم کرے گی۔شاید آصف زرداری کی پیش گوئی پوری ہو جائے اور آئندہ سال پھر انتخابات ہوں۔موجودہ سیاسی منظر سے اندازہ ہوتا ہے کہ پرویز بادشاہ پیچ در پیچ سیاسی راہداریوں میں سے اپنے لیے کوئی محفوظ راستہ نکالنے کی سعی کر رہے ہیں۔آصف زرداری کی رہائی، نواز شریف کو پرویز صاحب کا تعزیتی فون، نواز ، بے نظیر رابطوں میں تیزی، تجاویز میں باہمی اتفاق، ق لیگ کا انتشار اور قیادت کا فقدان، پیر پگاڑا کی گھاتوں بھری باتیں، مجلس عمل اور اے آر ڈی کی طرف سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان' مستقبل میں کسی انہونی کے ہونے کی ہی خبر ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی قیادت نے حال ہی میں اپنے کراچی کے اجلاس میں ''نیشنل سیکورٹی کونسل'' میں شریک نہ